اسلام اور تقلید

قسط 3

سمیع اللہ شفیق محمدی شیخوپوری

اہل سنت کی شناخت

آج کل عوام کے اندر نام نہاد ملاؤں نے اس بات کو عام کر دیا ہے۔ بلکہ عوام الناس اس بات پر ڈٹے ہوئے ہیں کہ اہلحدیث اور اہلسنت دو مختلف گروہ ہیں۔ مگر یہ ان کی ہٹ دھرمی کی علامت اور کم فہمی اور تقلید کی علامت ہے۔ اگر تعصب کی پٹی اتار کر تحقیق کی نظر سے دیکھا جائے تو دونوں ایک ہی جماعت کے نام ہیں۔ مگر افسوس کہ آج اگر کسی سے کہا جائے کہ تم اہلحدیث ہو یا اہلسنت؟ وہ ان میں سے ایک کی نفی ضرور کرتا ہے۔ جبکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو بیشمار مقامات پر حدیث کہا ہے۔ مثلاً:

فبأى حديث بعده يؤمنون

(المرسلات: ۵۰) علی الاختصار۔

اسی طرح اگر کوئی نبی کی سنت سے انکار کرتا ہے یعنی اہلسنت ہونے سے انکار کرتا ہے تو وہ بھی ایک بہت بڑی غلطی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرماء۔ آیئے میں اپنے موقف کی مضبوطی کیلئے زیادہ دلائل کی طرف نہیں جاتا صرف پیر عبدالقادر جیلانی کی کتاب غنیۃ الطالبین کے ایک حوالہ پر اکتفا کرونگا۔ پیر صاحب تہتر فرقوں کی مفصل تشریح کرتے ہیں۔ آپ نے کل اسلامی فرقوں کو دس گروہوں میں تقسیم کیا ہے۔ عبارت یہ ہے:

فاصل ثلث وسبعين فرقة عشرة اهل السنة والخوارج والشيعة والمعتزلة والمرجئة والمشبهة والجهمية والفرارية والنجارية والكلابية (غنیۃ مطبوعہ اسلامیہ اسلامیہ لاہور صفحہ ۱۹۲)

منجملہ ان کے نامی گروہ ''اہلسنت والجماعت'' ہیں اور اہل سنت والجماعت کا صرف ایک گروہ ہے اور وہ محض اہلحدیث کا ہی ہے۔ چنانچہ پیر صاحب فرماتے ہیں:

☆ **واما الفرقة الناجئة فهى السنة**

''یعنی فرقہ ناجیہ اہل سنت کا گروہ ہے (اہل سنت والجماعت ہے) صفحہ ۱۹۲''

☆ **فاهل السنة طائفة واحدة**

''یعنی سنت اہل سنت کا گروہ ایک ہی ہے'' (صفحہ ۱۹۲)

☆ **اهل السنة ولا اسم لهم الاسم واحد وهو اصحاب الحديث**

(صفحہ ۱۹۳، ۱۸۲)

''یعنی اہل سنت کا ایک ہی نام ہے وہ اہلحدیث ہے''۔ پیر صاحب اہل بدعت کی علامت بیان کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

واعلم ان لاهل البدع علامات يعرفون بها

اور یاد رکھوں کہ بدعتیوں کی کئی علامتیں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ آگے فرماتے ہیں:

فعلامة اهل البدعة والوقيعة فى اهل اثر

پس نشانی بدعتیوں کی یہ ہے کہ وہ اہلحدیث کی بدگوئی کرتے ہیں.....الخ

اب آپ فیصلہ کریں کہ کیا وہ دو علیحدہ فرقے ہیں یا دو علیحدہ نام ہیں۔ بہت اہل تقلید اہلحدیث کے نام سے نفرت کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ پیر صاحب کے نام کا وظیفہ کرتے ہیں۔ جھوٹی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ پیر صاحب کی جو باتیں قرآن و حدیث کے مطابق ہیں ان کو ماننے والے ہم اہلحدیث اور پیر صاحب کے نام کی دعوتیں اور ان کے نام کے کھانے گیارہویں والے مقلدین۔ سبحان اللہ

یہ بلند رتبہ ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے یہ دارورسن کہاں

تقلید کسے کہتے ہیں؟

امام ابوعمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل علم ونظر کا قول ہے کہ علم کہتے ہیں ظاہر ہو جانے اور معلوم کی حقیقت کو جان لینے کو۔ پس جس پر جو چیز ظاہر ہوگی اس نے اس کا علم حاصل کر لیا اور مقلد پر نہ کسی چیز کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور نہ وہ اس سے واقف ہوتا ہے۔ اس لئے مقلد کو عالم کہنا علم کی حقیقت سے ناواقف ہونا ہے۔ اسی لئے بختری نے اپنے شعروں میں تقلید کو جہالت کہا ہے۔ پس تقلید کہتے ہیں بے علمی و جہالت کو۔ ابوعبداللہ منداد بصری فرماتے ہیں شرح میں تقلید کا معنی ں کے قول کی طرف رجوع کرنا ہے۔ جس کے قائل کے پاس حجت و دلیل نہیں۔ یوں سمجھ لیجئے کہ اگر کوئی کہے کہ رات ہے تو اس کی بات کو مان کر رات کی ''رٹ'' لگانا۔ حالانکہ رات نہ ہو۔ تقلید کرنے والے کو مقلد کہتے ہیں۔ آیئے فقہ ہی کی کتابوں سے تقلید کی تعریف کرتے ہیں۔

☆ **التقليد العمل بقول الغير من حجة** (مسلم الثبوت)

کسی دوسرے کے قول پر بغیر دلیل کے

عمل کرنا تقلید ہے۔

☆ امام غزالی تقلید کے متعلق کہتے ہیں:

التقلید ھو قبول قول بلا حجۃ

کسی بات کو بلا دلیل مان لینا تقلید ہے۔

مقلد کی تعریف ان کی کتابوں میں اس طرح ہے کہ **اما المقلد فمستندہ قول مجتھدہ** (مسلم الثبوت) مقلد کے لئے اس کے امام کا ہی قول واجب اتباع ہے۔ شامی جلد اول مصری صفحہ ۵۳ میں لکھتے ہیں۔ **یحل الافتاء بقول الامام بل یجب وان لھم یعلم من این قال** یعنی امام کے ہر قول پر فتویٰ دینا حلال بلکہ واجب ہے۔ اگرچہ اس کا علم نہ ہو کہ امام کے پاس دلیل کیا ہے؟

مقلدین کی ذہانت

افسوس! ان مقلدین کی ذہانت پر کہ ایک طرف یہ اپنے آپ کو محبت رسول کا دعویٰ کرنے والے سمجھتے ہیں اور دوسری طرف اپنے امام، مفتی، بزرگ وغیرہ کی بات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر ترجیح دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چار مذہب حق ہیں۔ قارئین اکرام! مجھے بتایئے کیا کبھی چار بھی حق ہوئے ہیں۔ سنو! حق ہمیشہ ایک ہوا کرتا ہے۔ تقلید کی راہ اختیار کرنے والو! اگر ایک امام کسی چیز کو حلال سمجھتا ہے اور دوسرا حرام۔ تو بتاؤ کہ کس کی مانو گے؟ کیا کبھی حلال اور حرام دونوں درست بھی ہوئے ہیں؟ اور پھر اگر یہ بات مان لو کہ چاروں مذہب حق ہیں (حالانکہ ایسے نہیں) تو پھر امام ابوحنیفہؒ کی تقلید پر کیوں زور دیتے ہو۔ یہ میں اپنی طرف سے بات نہیں کر رہا بلکہ فقہ کی کتابوں میں موجود ہے کہ:

ھل الی مذھب الشافعی تعزیر (درمختار مصری باب التعزیر جلد ۳)

یعنی جو شخص حنفی سے شافعی ہو جائے اسے تعزیری سزا دینی چاہئے۔

لا یفتیٰ ویعمل الا بقول الامام الاعظم (درمختار مصری جلد ا صفحہ ۵۳)

یعنی نہ فتویٰ دیا جائے اور نہ عمل کیا جائے مگر امام ابوحنیفہؒ کے قول پر۔

بلکہ ان مقلدین نے یہاں تک ابوحنیفہؒ کے متعلق لکھا ہے کہ کہ جو امام صاحب کی تقلید نہ کرے اس پر لعنت ہو۔ ان کی کتاب شامی میں لکھا ہے کہ

فلعنۃ ربنا اعداد رمل علی من رد قول ابی حنیفۃ

ریت کے ذروں کے برابر لعنت ہو اس پر جو امام ابوحنیفہؒ کے قول کو رد کرے۔

قارئین کرام! انصاف کریں کیا اب بھی چاروں مذہب حق ہیں؟

تقلید کے معنی قرآن، حدیث اور فقہ میں

۱۔ قرآن مجید میں صیغہ تقلید دو جگہ آیا ہے ایک بار تو اس سورت ''المائدہ'' کے شروع میں یعنی دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

یا ایھا الذین امنوا لا تحلوا شعار اللہ ولا الشھر الحرام ولا الھدی ولا القلائد

''اے ایمان والو! بے حرمتی مت کرو اللہ کی نشانیوں کی اور نہ مہینے حرام کی اور نہ اس جانور کی کہ نیاز کعبہ کی ہو اور نہ وہ جن کے گلے میں پٹا ڈال کر کعبہ کو لے جائیں''۔

دوسری جگہ اسی سورت المائدہ کے بارھویں رکوع کی چوتھی آیت میں ہے کہ:

جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیما للناس والشھر الحرام والھدی والقلائد۔

'' اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو جو کہ ادب کا مکان ہے لوگوں کے قائم رہنے کا سبب قرار دے دیا اور عزت والے مہینے کو بھی اور حرم میں قربانی ہونے والے جانور کو بھی اور ان جانوروں کو بھی جن کے گلے میں پٹے ہوں''۔ (۹۷)

۲۔ حدیث میں بھی تقلید کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ:

حدثنا ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال بینا رجل یسوق بدنۃ مقلدۃ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویلک ارکبھا۔

ابن ماجہ میں ہے کہ

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم وواضع العلم عند غیر اھلہ کمقلد الخنازیر الجوھر اللؤلؤ والذھب۔

۳۔ کتب فقہ میں بھی ہدایہ مع شرح کفایہ مطبوعہ نولکشور جلد اول صفحہ ۳۴۴

صفۃ التقلید ان یربط علی عنق بدنۃ قطعۃ نعل (حقیقۃ الفقہ)

شرح وقایہ مطبوعہ نو لکشور لکھنو (صفحہ ۱۰۵)

المراد بالتقلید ان یربط قلادۃ علی عنق البدنۃ (حقیقۃ الفقہ)

ان آیات و احادیث اور عبارات فقہ میں صیغہ تقلید جانوروں کیلئے استعمال ہوا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ انسان بالخصوص ایمان والوں کیلئے کیا کیا صیغے استعمال ہوئے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کیلئے تین لفظ استعمال کئے ہیں۔ ☆اتباع ☆اطاعت ☆اقتدا

☆ **قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی**

☆ **اولئک الذین ھدی اللہ فبھداھم اقتدہ**

☆ **یا ایھا الذین امنو اطیعو اللہ واطیعو الرسول**

قارئین کرام! جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں انسان بنایا تو ہمارا منصب بھی یہی کہتا ہے کہ ہم متبع' مطیع' مقتدی بنتے۔ نہ کہ اپنی شرافت اور مذہب کو چھوڑ کر مقلدین۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت عطا فرمائے۔ آمین۔ یہ تقلید کی وبا چوتھی صدی میں پھیلی۔اس سے پہلے نہیں تھی۔ دیکھئے حجۃ اللہ البالغہ روضی الریاحین ترجمہ بستان المحدثین الاعلام الموقعین ترجمہ جلد اول صفحہ ۲۶' الارشاد فتح الباری وغیرہ۔

کیا حنفی حنیف سے ہے؟

اکثر و بیشتر حضرات کا خیال ہے کہ ہم حنفی اس لئے ہیں کہ ہم حضرت ابراہیم حنیف علیہ السلام کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ یہ لوگ قرآن کی اس آیت سے دلیل لیتے ہیں:

بل ملة ابراهيم حنيفا

حالانکہ یہ ان کی خام خیالی ہے۔ سنیے! حضرت ابراہیم علیہ السلام حنیف تھے۔ جب حنیف کی طرف نسبت کی جائے تو حنیفی لفظ آئے گا نہ کہ حنفی۔ کیونکہ لفظ حنیف میں یا اس وقت حزف ہوگی جب فعیلۃ کا وزن آئے گا جیسے حنیفۃ سے حنفی یا فعیل ناقص ہو۔ جیسے غنی سے غنوی وغیرہ وغیرہ۔ لیکن جب فعیل کا وزن ہو اور لام صحیح ہو تو کسی حرف کا حذف نسبت کے وقت نہیں آتا۔ ملاحظہ ہو تصریح جس میں صراحت سے لکھا ہے۔**فان كان فعيل بفتح الفاء وفعيل بضمها صحيح الام لم يحذف منها شىء**

پس حنیف جو بروزن فعیل ہے اور صحیح اللام ہے اس کی نسبت کے وقت اس کا کوئی حرف نہ گرے گا اور حنیفی اس کی نسبت بنے گی نہ کہ حنفی۔ رضی میں بھی یہی قاعدہ بیان کیا گیا ہے۔ **والقياس ابقاء الياء** ۔قاعدہ یہی ہے کہ فعیل کی نسبت میں یا باقی رہے گی نہ کہ گر جائے گی۔

جاربردی میں ہے فتقول فی حنیفة وشنوءة حنفی وشنئی وفی حنیف و شنو حنیفی و شنوی فرقا بینهما۔

یعنی حنیفۃ کی کی طرف نسبت کرنے میں حنفی کہا جائے گا اور حنیف کی نسبت میں حنیفی کہا جائے گا اور ان دونوں کی نسبت میں فرق ہے۔ یہ ہیں کتب صرف جن سے ظاہر ہے کہ حنفیوں کی نسبت لفظ حنیف کی طرف نہیں جو وصف ہے خلیل اللہ علیہ صلوٰت اللہ کا۔ بلکہ یہ نسبت حنیفہ کی طرف ہے جس پر کنیت بھی امام نعمان رحمہ اللہ کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو افصح العرب ہیں۔ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ موجود ہیں فرماتے ہیں:

بعثت بالحنيفية (رواہ احمد)

دیکھئے اس میں یا حذف نہیں ہوئی۔ بلکہ موجود ہے۔ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں حنیفیت میں یا موجود ہے۔ پھر اس کے خلاف کو کہنا اور اس پر اڑنا گویا در پردہ یہ کہنا ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم عربی نہیں جانتے تھے۔

تقلید کے خلاف آئمہ رحمہم اللہ کے اقوال

جن آئمہ کی تقلید کا مقلد نعرہ لگاتے ہیں اور انہیں حق سمجھتے ہیں۔ تقلید کی مخالفت میں چند اقوال سن لیجئے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جو صحیح حدیث میں ہو وہی میرا مذہب ہے''۔ (الظفر المبین صفحہ ۱۸۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول

''نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کی بات لی اور چھوڑی نہ جاسکتی ہو صرف اور صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایسے ہیں جن کی ہر بات کا قبول کرنا فرض ہے''۔ (الظفر المبین صفحہ ۱۸)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب صحیح حدیث مل جائے تو وہی میرا مذہب ہے۔ (الظفر المبین صفحہ ۱۵)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ٹھکرا دی وہ ہلاکت کے دھانے پر ہے''۔ (الظفر المبین صفحہ ۱۹)

امام ابوحنیفہ اور فقہ

آج فقہ کی کتب کو امام ابوحنیفہ کی طرف منسوب کیا جا رہا ہے۔ یہ سب ان پر افتراء ہے۔ کیونکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ جن کا اصل نام نعمان بن ثابت ہے۔ ۸۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔اس وقت خلیفہ عبدالمالک بن مروان بن الحکم کا عہد تھا۔ ۱۵۰ھ کو وفات پائے۔ جبکہ فقہ کی کتب ان کی وفات کے ۳۰۰ سال بعد لکھی گئیں۔ (سبیل الرسول صفحہ ۲۲) فقہ میں بہت مسائل ایسے ہیں جو قرآن و حدیث کے خلاف ہیں۔ جبکہ ہم کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ اس طرح کے مسائل سے بری ہیں۔''امام ابوعمر بن عبدالبر اپنی کتاب جامع فقل العلم میں تحریر فرماتے ہیں کہ امام جعفر بن حسین نے خواب میں امام ابوحنیفہ کو دیکھ کر دریافت کیا کہ آپ کے ساتھ اللہ نے کیا کیا؟ فرمایا کہ مجھے بخش دیا۔ پوچھا علم کی وجہ سے؟ فرمایا افسوس فتوے تو فتوئی دینے والوں پر بہت ہی مضر ہیں۔ پوچھا پھر کیسے؟ فرمایا لوگوں کے میرے بارے میں وہ وہ باتیں کہنے سے جن سے میں اللہ کے علم میں بری ہوں۔ (اعلام الموقعین جلد اول مترجم صفحہ ۴۲-۴۳) آخر میں ایک بات ضرور کہوں گا کہ مسلمانوں تقلید کو چھوڑ کر تحقیق کی طرف آ جاؤ۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو ہر ایک کی بات پر ترجیح دو۔ اگر تم نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کے مقابلے میں اپنے اماموں کی بات کو ترجیح دی۔ حالانکہ وہ امام ان سے بری ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنی تقلید کرنے سے روکا ہے تو تمہارا انجام سوائے جہنم کے کچھ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)